السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسافر مقیم امام کے پیچھے باجماعت نماادا کرے تو کیا صرف دو رکعت پڑھ سکتا ہے ؟ کیونکہ مسافر پر صرف دو رکعت فرض ہے خصوصاً جبکہ وہ امام کے ساتھ آخری دو رکعت میں ملا ہو۔ قرآن وسنت کی روشنی میں جواب دیں '

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسافر پر مقیم امام کے ساتھ پوری نماز پڑھنا واجب ہے خواہ وہ مقیم امام کے ساتھ شروع نماز میں داخل ہو یا درمیان میں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((إنما جعل الإمام ليؤتم به۔))

''اما اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے۔ (متفق علیہ)

دوسری حدیث میں ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((فما أدرکتم فصلوا وما فاتکم فأتموا))

''جو نماز تم امام کے ساتھ پالو وہ پڑھو اور جو تم سے رہ گئی تھی اس کو پورا کرلو''۔ (صحیح بخاری)

یہ دونوں احادیث مسافر اور مقیم دونوں کیلئے عام ہیں۔ جس طرح مقیم امام کی اقتداء کرتا ہے۔ اسی طرح مسافر بھی امام کی اقتداء کرے گا۔ اسی طرح جماعت اتھ نماز ادا کرتے ہوئے جو رکعات فوت ہوگئی تھیں ان کو پورا کیا جائے گا۔ مقتدی مسافر ہو یا مقیم کیونکہ یہ حکم عام ہے اور سب کیلئے ہے۔

موسیٰ بن سلمہ کہتے ہیں :

(کنا مع ابن عباس بمکة فقلت أنا إذا کنا معکم صلینا أربعا وإذا رجعنا إلی رحالنا صلینا رکعتین ؟ قال تلک سنة أبی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم۔))

''ہم مکہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے۔ میں نے پوچھا جب ہم تمہارے ساتھ ہوتے ہیں تو چار رکعات نماز ادا کرتے ہیں اور جب اپنی قیام گاہ کی طرف لوٹتے ہیں تو دو رکعت ادا کرتے ہیں۔ (ایسا کیوں ؟) عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ ابوالقاسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے''۔

(مسند الامام احمد ج ١، ص ٢١٦، حدیث نمبر ١٨٦٥)

علامہ ناصر الدین البانی اس حدیث کے بارے میں کہتے ہیں کہ : ''اس کی سند صحیح ہے اور اس کے رواۃ صحیح کے رواۃ ہیں''۔ (ارواء الغلیل)

ایک روایت کے یہ لفظ ہیں، عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ مسافر جب اکیلا ہو تو دو رکعت پڑھتا ہے اور جب مقیم کے پیچھے نماز ادا کرے تو پوری پڑھتا ہے۔ یہ کیوں ے ؟ انہوں نے کہا تلک السنة یہی سنت ہے۔ (مسند احمد)

یہ حدیث اس مسئلہ میں صریح نص ہے کہ مسافر کیلئے مقیم امام کے پیچھے پوری نماز پڑھنا ہی واجب ہے کیونکہ ایک صحابی رسول کا من السنة یا تلک ھی السنة کہنا مروع حدیث کے حکم سے ہوتا ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعت ادا کی۔ آپ کے بعد ابو بکر، عمر ب اس پر عمل کرتے رہے۔ اس حدیث کے آخر میں ہے :

((فکان ابن عمر إذا صلی مع الإمام صلی أربعا وإذا صلاہا وحدہ صلی رکعتین۔))

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب امام کے ساتھ نماز پڑھتے تو چار رکعت پڑھتے تھے اور جب اکیلے ہوتے تو دو رکعت پڑھتے''۔ (مشکوۃ المصابیح، کتاب الصلوۃ، باب صلوۃ المسافر، متفق علیہ)

یہ تھا ایک صحابی رسول کا سنت پر عمل اور یہی عمل کرنے کا وہ دوسروں کو حکم دیتے تھے۔

ابو مجلز کہتے ہیں :

((قلت لابن عمر : ألمسافر یدرک رکعتین من صلوۃ القوم یعنی المقیمین أتجزیہ الرکعتان أو یصلی بصلوتہم قال فضحک وقال یصلی بصلوتہم ,))(سنن الکبری للبیھقی 3/157)

علامہ البانی حفظ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سندہ صحیح اس کی سند صحیح ہے۔ (ارواء الغلیل)

میں نے عبداللہ بن عرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا کہ مسافر مقیم ام کے ساتھ دو رکعت پالیتا ہے، کیا اس دو رکعت کفایت کر جائیں گی یا جتنی مقیم لوگوں نے نماز ادا کی ہے اتنی کرے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بات سن کر ہنس ڑے اور کہا جتنی نماز مقیم لوگوں نے پڑھی ہے، اتنی ہی مسافر پڑھے گا۔

یہ ایک صحابیہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اور فتویٰ بھی ہے کہ مسافر مقیم امام کے پیچھے پوری نمازیں ادا کرے گا۔ خواہ وہ شروع میں امام کے ساتھ مال ہو یا آخری دو رکعتوں میں۔ اس کے بر عکس اگر مقیم آدمی مسافر امام کے پیچھے ادا کرتا ہے تو اسے پوری نماز پڑھنا ضروری ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال نماز پڑھائی اور مقیم لوگوں کو کہا تم اپنی نماز پوری کر لو۔ ہم مسافر ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[آپ کے مسائل اوران کا حل]

ج1

محدث فتویٰ